Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
June 30, 2026

The Contemporary Moral Crisis and Islamic Principles of Character Building: A Study of the Quran and Sunnah

عصرِ حاضر میں اخلاقی بحران اور تعمیرِ شخصیت کے اسلامی اصول: قرآن وسنت کا مطالعہ

Abdullah Nasir
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore
Email: nasirabdullah625@gmail.com

Dr. Hafiz Muhammad Imran
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Lahore Leads University, Lahore
Email: dr.imran.isl@leads.edu.pk

Abstract

This paper examines the Islamic solution to the contemporary moral crisis through the framework of personality development based on the Quran and Sunnah. In the Islamic perspective, character building is fundamentally rooted in **"Tazkiya-e-Nafs" (Self-Purification)**, which distinguishes an individual's persona and serves as the primary mission of all Prophets. According to the source material, modern society faces significant challenges such as obscenity, the spread of false rumors, religious prejudice, and social mistrust. This research identifies the solution to these crises in Quranic principles, including kindness to parents, fulfillment of promises, and social etiquettes like seeking permission and greeting. Furthermore, the Prophetic model provides a practical roadmap for forming a balanced character through youth empowerment, modesty, compassion, and the sanctity of women. The study concludes that adhering to these Divine and Prophetic guidelines is the only way to reform the individual and establish a righteous, peaceful society in the modern era.

Keywords: Contemporary Moral Crisis, Social Reform, Character Reconstruction, Ethical Challenges, and Prophetic Solutions

یہ مقالہ قرآن وسنت پر مبنی تعمیرِ شخصیت کے فریم ورک کے ذریعے عصرِ حاضر کے اخلاقی بحران کا اسلامی حل پیش کرتا ہے۔اسلامی نقطہ نظر میں، شخصیت کی تعمیر کی بنیاد ''تزکیہ نفس'' پر استوار ہے، جو فرد کی شخصیت کو دوسروں سے منفرد و ممتاز کرتی ہے اور یہی تمام انبیاء علیہم السلام کی بعثت کا بنیادی مقصد رہا ہے۔ فراہم کردہ مواد کے مطابق، جدید معاشرے کو فحاشی، جھوٹی افواہوں کی تشہیر، مذہبی تعصب اور سماجی بداعتمادی جیسے سنگین چیلنجز کا سامنا ہے۔ یہ تحقیق ان بحرانوں کا حل قرآنی اصولوں میں تلاش کرتی ہے، جن میں والدین سے حسنِ سلوک، عہد وپیمان کی پابندی، اور سماجی آداب جیسے اجازت طلب کرنا (استیذان) اور سلام کرنا شامل ہیں۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

مزید برآں، نبوی ﷺ ماڈل نوجوانوں کی تربیت وخوداعتمادی، عفت وحیا، شفقت اور تقدیسِ نسواں کے ذریعے ایک متوازن کردار کی تشکیل کا عملی راستہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مطالعہ اس نتیجے پر ختم ہوتا ہے کہ ان الٰہی اور نبوی ﷺ ہدایات پر عمل پیرا ہونا ہی فرد کی اصلاح اور دورِ جدید میں ایک صالح اور پُرامن معاشرے کے قیام کا واحد راستہ ہے۔

تعمیر شخصیت کے قرآنی عناصر:

تعمیر شخصیت کے قرآنی عناصر درج ذیل ہیں۔

ا۔ تعمیر شخصیت اور تزکیہ نفس:

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی فطرت میں نیکی اور بُرائی کا شعور رکھا ہے یا تو انسان قرآن وسنت پر عمل پیرا ہو کر نیکی کے جذبے کو پروان چڑھاتا ہے یا تو پھر انسان قرآن و سنت کو چھوڑ کر بُرائی کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

''فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَ تَقْوٰىهَا''[1]

''پس (اللہ تعالیٰ) نے نفس انسانی کے اندر برائی اور اچھائی دونوں کا شعور ودیعت کر دیا ہے۔''

قرآن پاک میں تزکیہ کے عمل کو فلاح وکامیابی قرار دیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

''قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا''[2]

''بے شک جس نے نفس کا تزکیہ کر لیا وہ کامیاب ہو گیا۔''

جو شخص تزکیہ اختیار نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس کو ناکام کر دیتا ہے یعنی اس کو خاک میں ملا دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

'' وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا''[3]

''جس نے اس کو خاک میں ملا دیا وہ ناکام ہو گیا۔''

ے　　دل پاک نہیں تو پاک کر انسان　　ورنہ ابلیس کو بھی آتے تھے وضو کے فرائض بہت

[1] سورۃ الشمس:08
[2] سورۃ الشمس:09
[3] سورۃ الشمس:10

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

۲۔ تعمیر شخصیت میں مؤمنین کی صفات:

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں مومنین کی صفات مختلف مقامات پر بیان فرمائی ہیں جو انسان کی شخصیت کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔ سورۃ الانفال میں بھی اللہ تعالیٰ کی مومنین کی صفات کا تذکرہ فرمایا ہے۔

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَۚ۔ الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَؕ۰۰۳"[4]

"مومن تو بس وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو اُن کے دل کانپ اُٹھتے ہیں اور جب اُن پر اس (اللہ) کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہیں تو یہ (آیات) اُن کے ایمان کو بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے ربّ پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ جو نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے اُنھیں عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔"

یہ صفات انسان میں روحانی، اخلاقی اور معاشرتی شخصیت کو متوازن بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں جس سے نماز میں نظم و ضبط قائم ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے رابطہ مضبوط ہوتا ہے، استقامت جیسی اخلاقی صفات پیدا ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال خرچ کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

۳۔ تعمیر شخصیت اور حسنِ سلوک کی تاکید:

اسلام میں شخصیت کی تعمیر صرف انفرادی عبادات تک محدود نہیں بلکہ معاشرتی ذمہ داریوں (والدین، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں، ساتھیوں اور ماتحت افراد کے ساتھ حسن سلوک) اور اخلاقی رویوں تک وابستہ ہے۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

"وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ١ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ١ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا"[5]

"اور ماں باپ کے ساتھ سلوک واحسان کرو اور رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے اور قرابت دار ہمسایہ سے اور اجنبی ہمسائے سے اور پہلو کے ساتھی سے اور راہ کے مسافر سے اور ان سے جن کے مالک تمہارے ہاتھ ہیں) غلام، کنیز (یقیناً اللہ تعالیٰ تکبر کرنے والے اور شیخی خوروں کو پسند نہیں فرماتا۔"

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادات کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید بیان فرمائی۔

"وَ قَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا١ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَاۤ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَاۤ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًاؕ۰۰۲۴"[6]

[4] سورۃ الانفال: 2-3

[5] سورۃ النساء: 36

[6] سورۃ الاسراء: 23-24

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
June 30, 2026

"اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دو نوں کو اف مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔ اور رحم دلی سے ان کے لیے تواضع کا بازو جھکا دے اور کہو کہ اے میرے ربّ! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔"

اس آیت مبارکہ کی روشنی میں درج ذیل باتوں کو لازم قرار دیا گیا ہے۔

1. والدین کو اُف تک نہیں کہنا یعنی ہر تکلیف دہ اور ناگوار قول و فعل جس سے والدین کو اذیت پہنچے۔
2. بڑھاپے میں والدین کا مزاج چڑچڑا پن کا شکار ہو جاتا ہے تو انہیں نہ جھڑکنا ہے اور نہ ہی ڈانٹ ڈپٹ کرنی ہے۔
3. دورانِ بات چیت ادب و آداب کو ملحوظِ خاطر رکھنا ہے۔
4. والدین کے سامنے عاجزی سے جُھک کر رہنا ہے۔
5. ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا ہے اور ان کے لیے دعا مغفرت کرنی ہے۔

۴۔ تعمیر شخصیت اور عہد و پیمان:

اسلامی تعلیمات میں وعدوں اور معاہدوں کی پابندی کو مومن کی نمایاں ترین صفت کہا گیا ہے۔ عہد کی پاسداری انسان میں سچائی، ذمہ داری، دیانت اور اعتماد جیسی صفات پیدا کرتی ہے، جو ایک باکردار شخص کی تعمیر میں بنیادی خصوصیت کی حامل ہے اس کے برعکس وعدہ خلافی شخصیت کے کمزور اخلاقی پہلو اور اعتماد کے فقدان کی علامت ہے۔

"الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ هُمُ الْخَسِرُونَ ۔"[7]

"وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو، اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو قطع کرتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا کہ اسے ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں ۔"

اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللهِ مِنْ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَ يَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ۔"[8]

"اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اس چیز کو کاٹ دیتے ہیں جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن کے لیے لعنت ہے اور انھی کے لیے اس گھر کی خرابی ہے۔"

[7] سورۃ البقرۃ:27

[8] سورۃ الرعد:25

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

۵۔ تعمیر شخصیت اور حکمت سے بھرپور دعوت کی ترغیب:

اسلامی شخصیت کی تعمیر کی حدود صرف ذاتی اصلاح تک محدود نہیں بلکہ دوسروں کے ساتھ خیر خواہی والا معاملہ کرنا، اور دوسروں کی اصلاح کرنے تک محدود ہے۔ سورۃ النحل میں حکمت سے دعوت دینے کا مقصد یہ ہے کہ انسان لوگوں کی ذہنی استعداد کے مطابق گفت گو کرے اور موقع محل کو مد نظر رکھتے ہوئے مختصر اور جامع گفت گو کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ١ؕ"[9]

"اپنے ربّ کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ لوگوں کو دعوت دو اور ان کے ساتھ اس طریقے سے بحث کرو جو اچھی ہو۔"

۶۔ تعمیر شخصیت اور سلام کا جواب:

تعمیر شخصیت میں اچھے اخلاق کی تلقین، باہمی احترام اور معاشرتی ہم آہنگی کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ سلام کرنا سنت ہے اور اس کا جواب دینا فرض ہے، سلام کا جواب محض رسمی عمل نہیں ہے بلکہ اس سے محبت، خیر خواہی کے ساتھ انسانی دوستی کے جذبات پروان چڑھتے ہیں۔ خوش اسلوبی سے سلام کا جواب دینے سے معاشرے میں امن و محبت اور سماجی رویوں کی نشو و نما ہوتی ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

" وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا١ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا۸۶۰۰ "[10]

"اور جب تمھیں کوئی سلامتی کی دعا دے تو تم اس سے اچھی سلامتی کی دعا دو، یا جواب میں وہی لوٹا دو۔ بے شک اللہ ہر چیز کا پورا پورا حساب کرنے والا ہے۔"

۷۔ تعمیر شخصیت اور ناحق مال لینے کی ممانعت:

اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے کھانے اور ناجائز طریقے سے فائدہ اُٹھانے سے منع فرمایا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان میں امانت، دیانت، سچائی اور احساسِ ذمہ داری پیدا ہوتی ہے جس سے ایسا باکردار اور صالح شخصیت کی تشکیل ہوتی ہے۔ انسان کی تعمیر اس وقت ممکن ہو گی جب دوسروں کے مال پر ناجائز قبضہ، دھوکہ دہی، رشوت اور باطل ذرائع سے حاصل ہونے والے مال سے چھٹکارا حاصل ہو گا۔ ناحق مال لینے کی ممانعت کے حوالے سے اللہ تعالیٰ ارشاد فرمایا۔

"وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۱۸۸۰۰ "[11]

[9] سورۃ النحل:125

[10] سورۃ النساء:86

[11] سورۃ البقرۃ:188

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

"اور ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھایا کرو، نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ ناجائز طور پر کھا جاؤ اور (اسے) تم جانتے بھی ہو۔"

۸۔ تعمیر شخصیت اور استیذان کے اصول:

معاشرتی آداب میں سے ہے کہ گھر میں داخل ہونے سے پہلے گھر والوں سے اجازت طلب کرنی چاہیے تاکہ ہر چھوٹے بڑے کے حقوق محفوظ ہوں اور شریعت اسلامیہ کی مبارک تعلیم پر عمل ہو سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ گھر والے مطمئن اور بے خوف زندگی بسر کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ تُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا١ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۰۰۲۷ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ١ۚ وَ اِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ١ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ۰ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ١ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ"[12]

"مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (اور ہم) یہ نصیحت اس لئے کرتے ہیں کہ شاید تم یاد رکھو۔ اگر تم گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے اس میں مت داخل ہو۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ (اس وقت) لوٹ جاؤ تو لوٹ جایا کرو۔ یہ تمہارے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے۔ اور جو کام تم کرتے ہو خدا سب جانتا ہے۔ ہاں اگر تم کسی ایسے مکان میں جاؤ جس میں کوئی نہ بستا ہو اور اس میں تمہارا اسباب) رکھا (ہو، تم پر کچھ گناہ نہیں، اور جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو خدا کو سب معلوم ہے۔"

۹۔ تعمیر شخصیت اور گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنا:

گھر میں داخل ہوتے وقت گھر والوں کو سلام کرنا تعمیر شخصیت کا ایک اہم اصول جس سے گھر میں محبت کا ماحول پیدا ہو گا۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً١ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ۰۰۶۱"[13]

"پس جب تم کسی طرح کے گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں پر سلام کہو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبارک اور پاکیزہ تحفہ ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھ سکو۔"

اِس آیت مبارکہ کی روشنی میں تعمیر شخصیت کے اہم نکات درج ذیل ہیں:

1. گھر میں داخل ہوتے وقت السلام علیکم کہنا چاہیے۔
2. سلام محبت، احترام اور باہمی تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔
3. گھر میں امن، خیر اور دعا کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
4. السلام کرنا اچھے کردار کی علامت ہے۔

[12] سورۃ النور: 28-29
[13] سورۃ النور: 61

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

5. گھر میں پُر سکون اور خوش گوار ماحول ہوتا ہے۔

۱۰۔ تعمیر شخصیت اور وہم و گمان کی ممانعت:

وہم و گمان جیسی اخلاقی برائیوں کی ممانعت اسلام کی اہم تعلیمات میں سے ہے۔ بلا دلیل وہم و بد گمانی انسان کے دل میں نفرت، اختلاف اور تعلقات میں خرابی کا باعث بنتے ہیں۔ اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ"[14]

"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو بے شک بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔"

انسان کو زندگی میں جن لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے ان کے بارے میں دل میں اچھا یا بُرا گمان پیدا ہونا ایک فطری امر ہے۔ اسی گمان کی وجہ سے آپس کی نفرتیں محبتوں میں اور محبتیں نفرتوں میں تبدیل ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اسلام نے ہمیں یہ رہنمائی دی ہے کہ ایک دوسرے مسلمان کے بارے میں ہمیشہ اچھا اور نیک گمان رکھنا چاہیے تا کہ انسان گناہوں سے محفوظ رہ سکے۔

بلاوجہ کسی بھی شخص چاہے وہ مسلم ہو یا غیر مسلم کے ذاتی معاملات کی کھوج لگانے اور کریدنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اس سلسلہ میں قرآن مجید بڑی واضح ہدایت فرماتا ہے:

"وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا."[15]

"اور (کسی کے عیبوں اور رازوں کی) جستجو نہ کیا کرو اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو۔"

کسی کے معاملاتِ زندگی میں اس کی عدم موجودگی میں برائی بیان کرنا اس قدر قبیح ہے کہ قرآن مجید اس عمل کو مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کرتا ہے:

" اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ط وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ."[16]

"کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، سو تم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (ان تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بے شک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔"

[14] سورۃ الحجرات:12
[15] سورۃ الحجرات:12
[16] سورۃ الحجرات:12

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

۱۱۔ تعمیر شخصیت اور جھوٹی افواہ پھیلانے کی ممانعت:

اسلام کا یہ بنیادی اور مسلمہ اصول ہے کہ کوئی خبر بغیر تحقیق کے آگے نہ پھیلائی جائے کیونکہ جھوٹی اور غیر مصدقہ افواہوں سے معاشرے کے اندر بعض اوقات ایسے مضر اثرات پڑتے ہیں کہ جس سے معاشرتی امن و سکون ختم ہو جاتا ہے اور لوگوں کے اندر تفرقہ و انتشار پھیل جاتا ہے اور امت کی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔چونکہ جھوٹی خبروں کے معاشرے پر برے اثرات پڑتے ہیں اس لیے قرآن مجید نے مخبر (خبر دینے والے) کے حوالے سے یہ ہدایت دی ہے کہ

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ."[17]

"اے ایمان والو! اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (شخص) کوئی خبر لائے تو خوب تحقیق کر لیا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تم کسی قوم کو لاعلمی میں (ناحق) تکلیف پہنچا بیٹھو، پھر تم اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ۔"

۱۲۔ تعمیر شخصیت اور احترام انسانیت:

سیرتِ طیبہ سے ہمیں احترام انسانیت کا درس ملتا ہے۔انسان ہونے کے ناطے ہر شخص لائقِ عزت و احترام ہے۔اسلام نے اس سلسلہ میں امیر و غریب، گورے و کالے، چھوٹے و بڑے، عالم اور جاہل، عورت اور مرد، اپنے اور پرائے کا کوئی فرق و امتیاز برقرار نہیں رکھا۔ہر انسان کا اپنا مقام اور حیثیت ہے، جس کا لحاظ و پاس رکھنا ہر کسی کے لیے ضروری ہے۔اس کے بارے میں قرآن مجید بڑی واضح ہدایات دیتا ہے:

"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ ج وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ج وَ مَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ."[18]

"اے ایمان والو! کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے وہ لوگ اُن (تمسخر کرنے والوں) سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں ہی دوسری عورتوں کا (مذاق اڑائیں) ممکن ہے وہی عورتیں اُن (مذاق اڑانے والی عورتوں) سے بہتر ہوں، اور نہ آپس میں طعنہ زنی اور الزام تراشی کیا کرو اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھا کرو، کسی کے ایمان (لانے) کے بعد اسے فاسق و بدکردار کہنا بہت ہی برا نام ہے، اور جس نے توبہ نہیں کی سو وہی لوگ ظالم ہیں۔"

انسان کی عزت و حرمت کتنی ہے؟ اس کا اندازہ اس ارشاد نبوی ﷺ سے لگایا جا سکتا ہے:

"کل المسلم علی المسلم حرام عرضه و ماله و دمه."[19]

"ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کی عزت (کی پامالی) اس کا مال اور اس کا خون حرام ہے۔"

[17] سورۃ الحجرات:06

[18] سورۃ الحجرات:11

[19] ترمذی، محمد بن عیسیٰ، امام، جامع ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی شفقۃ المسلم علی المسلم، رقم 1927

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

۱۳۔ تعمیر شخصیت اور کتمان حق کی ممانعت:

اللہ تعالٰی اور خَاتَمُ النَّبِیِّیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں جو سنہری اصول عطا فرمائے ہیں، ان میں ایک اہم ترین اصول یہ بھی ہے کہ حق اور باطل میں آمیزش نہ کی جائے بلکہ ہر صورت میں حق کو واضح کیا جائے اور باطل کا بطلان ظاہر کیا جائے۔ ہمیں اس کا حکم دیا گیا ہے:

"وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ."[20]

"اور حق کی آمیزش باطل کے ساتھ نہ کرو اور نہ ہی حق کو جان بوجھ کر چھپاؤ۔"

حق کو چھپانے کی ممانعت اس وجہ سے بھی ہے کہ اس سے معاشرے میں گمراہی، ناانصافی، اخلاقی بگاڑ پیدا ہو گا، یہ صرف یہاں تک محدود نہیں بلکہ جان بوجھ کر حقائق کو چھپانے سے حق دار انصاف سے محروم رہ جائے گا۔ جس سے مضبوط اور باکردار شخصیت کی تعمیر خطرے کا باعث ثابت ہو گی۔

۱۴۔ تعمیر شخصیت اور فحاشی کی ممانعت:

تعمیر شخصیت انسان کے اچھے کردار، اچھے طور طریقے، اچھی رسم و رواج اور بہترین طرز زندگی کی مثبت تشکیل کا نام ہے۔ اسلام نے صرف فحش اعمال سے بچنے کی تلقین نہیں کی بلکہ تمام ذرائع سے بچنے کی تعلیم دی ہے۔ اسلام کے نام پر حاصل کیے جانے والا وطن فحاشی و بے حیائی کی ثقافتی یلغار کی زد میں ہے۔ پاکستان کے مختلف چینلز، ویڈیو فلمیں، انٹرنیٹ اور موبائل وغیرہ نے ہمارے معاشرے سے اسلامی، اخلاقی، انسانی اور باوقار سماجی اقدامات کو دیس نکالا دے دیا ہے۔

"یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ط وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ."[21]

"اے ایمان والو! شیطان کے راستوں پر نہ چلو، اور جو شخص شیطان کے راستوں پر چلتا ہے تو وہ یقیناً بے حیائی اور برے کاموں (کے فروغ) کا حکم دیتا ہے۔"

فحاشی و بے حیائی کو فروغ دینے والوں کو دردناک سزا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ لا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ."[22]

"بے شک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ (ایسے لوگوں کے عزائم کو) جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

[20] سورۃ البقرۃ: 42
[21] سورۃ النور: 21
[22] سورۃ النور: 19

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

۱۵۔ تعمیر شخصیت اور مذہبی تعصب کا خاتمہ:

تعمیر شخصیت کا ایک مقصد مذہبی تعصب کا خاتمہ ہے۔ جس معاشرے میں مذہبی تعصب جیسی برائی جنم لے اس معاشرے میں رواداری، عدل و انصاف، اور باہمی احترام کا خاتمہ ہو جاتے ہے جس سے نفرت اور معاشرتی تقسیم جنم لیتی ہے۔ ایک باکردار شخص دوسرے مذہب کے عقائد اور نظریات کا احترام اور برداشت کا رویہ اختیار کرے۔ کیوں کہ پاکستان جمہوریت پسند اور جمہوری اصولوں کو فروغ دینے والا ملک ہے، جس کی بنیاد کلمہ طیبہ پر رکھی گئی۔ اسلام کی تعلیمات میں جہاں شرک کو ظلم عظیم قرار دیا ہے وہاں دیگر مذاہب اور ان کی مقدس شخصیات کے احترام کا درس دیا گیا ہے۔

"وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًۢا بِغَيْرِ عِلْمٍ."[23]

"اور (اے مسلمانو!) تم ان (جھوٹے معبودوں) کو گالی مت دو جنھیں یہ (مشرک لوگ) اللہ کے سوا پوجتے ہیں پھر وہ لوگ (بھی جواباً) جہالت کے باعث ظلم کرتے ہوئے اللہ کی شان میں دشنام طرازی کرنے لگیں گے۔"

تعمیر شخصیت احادیث مبارکہ کی روشنی میں:

تعمیر شخصیت میں خوداعتمادی ایک لازمی جزو ہے جوان کی قیادت، خودی اور سماجی کردار کے ارتقاء میں مرکزی کردار ادا کرتا ہے۔ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے کم عمر نوجوانوں کو نہ صرف معاشرتی و عسکری ذمہ داریاں سونپیں بلکہ ان کی رہنمائی اور اور اعتماد پر مبنی تربیت کے ذریعے ان کے اندر قائدانہ صلاحیتیں پروان چڑھائیں ، جیسے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ہجرت کے موقع پر اپنے بستر پر لیٹنے کا حکم دیا جب دشمنوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم کے گھر مبارک کا محاصرہ کیا۔[24]

حضرت اسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو لشکر کی قیادت سونپی تو اس وقت عمر صرف 18 یا 19 برس تھی۔ اس لشکر میں حضرت ابو بکر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اور حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ جیسے جلیل القدر صحابہ بھی شامل تھے ۔[25]

[23] سورۃ الانعام:108
[24] ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج2، ص102
[25] ابن سعد، ابوعبد اللہ محمد بن سعد بن منیع الھاشمی، الطبقات الکبریٰ، تحقیق: احسان عباس، (دار صادر بیروت، 1968، ج2، ص249

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: June 30, 2026

۱۔ تعمیر شخصیت اور نجی زندگی کا تحفظ :

شخصیت کی تعمیر کے لیے نجی زندگی کے تحفظ کو اسلام میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام نے دوسروں کے عیوب کو تلاش کرنے اور کسی کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں داخل ہونے اور ذاتی راز کو افشا کرنے کو معاشرتی فساد اور شخصیت کی کمزوری کا سبب بیان کیا ہے۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا"[26]

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ نے: " ایک دوسرے سے حسد نہ کرو ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو ، دوسروں کے ظاہری عیب تلاش نہ کرو ، دوسروں کے باطنی عیب مت ڈھونڈو ، ایک دوسرے کے لیے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ ، اور اللہ کے ایسے بندے بن جاؤ جو آپس میں بھائی بھائی ہیں ۔""

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

"من ستر مسلما ستره الله يوم القيامة."[27]

"جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔"

۲۔ تعمیر شخصیت اور برائی کے فروغ کی ممانعت:

نیکی اور خیر کو عام کرنے میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کا حکم دینے کے ساتھ ہی اس کے مقابل اور اس کی ضد یعنی برائی کو پھیلانے اور اس میں ایک دوسرے کی مدد کرنے سے بھی منع کر دیا تاکہ کسی کے پاس حجت نہ رہے کہ نیکی کا حکم تو دیا ہے مگر برائی سے منع نہیں کیا، لہذا برائی کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ کا ارشادِ گرامی ہے:

"مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ."[28]

[26] مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، امام، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، رقم الحدیث 2563

[27] بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبد اللہ، امام، صحیح بخاری، کتاب المظالم، رقم الحدیث 2310

[28] مسلم، مسلم بن حجاج قشیری، امام، صحیح مسلم، باب من سن سنۃ حسنۃ اوسیئۃ، رقم الحدیث 1017

OPEN ACCESS
CC BY

"جو شخص اسلام میں کسی نیک کام کی بنیاد ڈالے تو اس کے لیے اپنے اعمال کا ثواب بھی ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے، ان کا ثواب بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کوئی کمی کی جائے اور جس نے اسلام میں کسی بری بات کی ابتداء کی تو اس پر اس کے اپنے عمل کا بھی گناہ ہے اور جو لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں گے اس پر ان کا گناہ بھی ہے۔ بغیر اس کے کہ اس کے گناہ میں کچھ کمی ہو۔"

یعنی نیک عمل کی بنیاد رکھنے والے کو اس عمل کا ثواب ملتا رہے گا جب تک لوگ اس پر عمل کرتے رہیں گے اور برے عمل کو رواج دینے والے کو اس عمل کا گناہ ملتا رہے گا یعنی اس کے نامہ اعمال میں اس گناہ کے عمل کا اجر لکھا جاتا رہے گا، جب تک لوگ اس گناہ کے عمل پر قائم رہیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"، وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ ، فَعَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنِ اتَّبَعَهُ ، لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا."[29]

"اور جس نے گناہ کی دعوت دی، اس کے لیے اتنا گناہ ہے جتنا اس بد عملی کا ارتکاب کرنے والوں پر ہے اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔"

۳۔ تعمیر شخصیت بذریعہ تعلیم و تعلم:

خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم کے بعثت کے مقاصد میں سے بنیادی مقصد تعلیم و تربیت ہے۔ مدینہ منورہ میں بہت کم وقت میں کثیر تعداد میں تلامذہ تیار ہوئے جنھوں نے نہ صرف خود حصول علم کے ذریعے اپنی شخصیت کو تعمیر کیا بلکہ دوسروں کی کردار سازی میں مشعل راہ ثابت ہوئے۔ حصول علم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔"[30]

"علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

انھی نوجوان صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کو حالات و واقعات کے پیش نظر مختلف علاقوں میں تعلیم و تدریس کے ذریعے غیر مسلموں کی تربیت کے لیے روانہ فرمایا۔ حضرت معصب بن عمیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مدینہ منورہ میں موجود افراد کی کردار سازی کے لیے معلم اوّل بنا کر بھیجا، جس کی کوششوں سے حضرت سعد بن معاذ اور اُسید بن حضیر (قبیلہ بنی عبد الاشہل کے سردار) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ان صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے کردار سازی سے متاثر ہو کر حضرت سعد بن معاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا سارا قبیلہ شام تک اسلام لے آیا۔[31]

[29] ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، کتاب المقدمہ باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ، رقم الحدیث 206

[30] سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث 224

[31] ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، حافظ، البدایہ والنھایہ، دار الفکر بیروت، 1351ھ، ج2، ص130

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

۴۔ تعمیر شخصیت اور عفت وحیا:

تعمیر شخصیت میں عفت وحیا کو تمام شریعتوں میں خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ جوانی کے عالم میں عفت وحیا اور پاک دامنی کا مظاہرہ کرنا امتِ محمدیہ ﷺ کا اہم مطلوب ومقصود ہے۔ یہاں تک کہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے نوجوانوں کے کردار سازی میں عفت وحیا کو خصوصی توجہ کا مرکز بنایا۔ اس لیے خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے نوجوان صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم کو نظر اور شرم گاہ کی حفاظت کے لیے نکاح کی ترغیب دی اور ارشاد فرمایا۔

"يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ، مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔"[32]

"اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے، کیونکہ یہ نگاہ کو زیادہ جھکانے والا اور شرم گاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے، اور جو استطاعت نہ رکھے وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ اس کے لیے شہوت کو توڑنے والا ہے۔"

حیا کی برکت سے نکاح کو آسان بنا کر آج کے نوجوان مسلمان کی تربیت کی جا سکتی ہے تاکہ معاشرہ بے راہ روی کا شکار نہ ہو۔ اسی وجہ سے ان کے دلوں میں قوت، شجاعت وبہادری پیدا ہو اور امت کے لیے فخر کا باعث بنیں۔ انھی نوجوانوں کے متعلق علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

وہی جواں ہے قبیلے کی آنکھ کا تارا شباب جس کا ہے بے داغ، ضرب ہے کاری

اگر ہو جنگ تو شیرانِ غاب سے بڑھ کر اگر ہو صلح تو رعنا غزالِ تاتاری[33]

۵۔ تعمیر شخصیت اور اعمال صالحہ:

تعمیر شخصیت میں نیک اعمال ہی وہ گوہر نایاب ہیں جن کے ذریعے کردار کو حقیقی روشنائی مہیا ہوتی ہے اور انہی اعمال صالحہ کی بدولت ایمان کی حقیقت کی تصدیق ہوتی ہے۔ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم کی تربیت اور تعمیر شخصیت میں ایمان کی پختگی کے بعد سب سے زیادہ نیک اعمال کی ترغیب دی اور نوجوانوں کو ان سات خوش نصیبوں کی صف میں شامل فرمایا جن کو اللہ تعالیٰ نے قیامت کے روز اپنے عرش کا سایہ عطا فرمانا ہے۔ یہ وہ نوجوان ہے جو اپنی جوانی اعمال صالحہ کرتے ہوئے گزرے۔ اس حوالے سے خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔

[32] صحیح بخاری، رقم الحدیث 5066

[33] محمد اقبال، علامہ، بانگ دراء، اقبال اکیڈمی، لاہور 2018ء، ص 542

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
June 30, 2026

''سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ ''[34]

''اللہ تعالیٰ سات خوش نصیبوں کو اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا ان میں سے ایک ایسا نوجوان ہوگا جس نے اپنی جوانی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزاری۔''

آج کا نوجوان اگر اپنی جوانی اعمال صالحہ کرتے ہوئے گزارے تو ہمارا معاشرہ تنزلی اور پستی کا شکار نہیں ہوگا۔ اگر یہی نوجوان دینی اور دنیاوی اعمال سے دور رہے تو یہی معاشرہ تنزلی اور پستی کا شکار ہو جائے گا اور دینی قیادت امتِ محمدیہ ﷺ کے ہاتھوں سے چھین لی جائے گی۔

۶۔ تعمیر شخصیت اور جائز حسد کی اجازت:

اسلام تعمیر شخصیت میں اخلاقی تربیت، نیک اوصاف کے حصول اور نیکی کے کاموں میں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اسی تناظر میں حسد کے مسئلے کو بھی واضح کیا گیا ہے، کیونکہ ہر حسد مذموم نہیں ہوتا۔ شریعت نے ایک خاص قسم کے حسد یعنی **غبطہ** کی اجازت دی ہے، جو دراصل شخصیت کی مثبت تعمیر میں مددگار بنتا ہے۔

''لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ ، رَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا ۔''[35]

''حسد (رشک (کرنا صرف دو ہی آدمیوں کے ساتھ جائز ہو سکتا ہے ۔ ایک تو اس شخص کے ساتھ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے حق اور مناسب جگہوں میں خرچ کرنے کی توفیق دی ۔ دوسرے اس شخص کے ساتھ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (عقل علم قرآن و حدیث اور معاملہ فہمی) دی اور وہ اپنی حکمت کے مطابق حق فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہے ۔''

۷۔ تعمیر شخصیت اور بچوں کی شفقت:

اسلام میں جہاں والدین سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی وہاں انہیں اُف تک کہنے سے بھی منع فرمایا ہے، اس کے ساتھ ساتھ بچوں سے پیار و محبت، رحم و شفقت اور حسن سلوک کو انسانی شخصیت کی تکمیل کا اہم جز قرار دیا گیا ہے۔ تعمیر شخصیت کی تشکیل کے لیے صرف عبادات سے نہیں ہوتی بلکہ بچوں کے محبت و شفقت اور حسن سلوک کے جذبے سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں بچوں کی ذہنی، جسمانی اور اخلاقی تربیت پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے وہاں بچوں کے ساتھ محبت اور نرمی ان کی بہترین شخصیت کی بنیاد بنتی ہے۔ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم حالتِ نماز میں بھی بچوں سے شفقت سے پیش آتے۔ چناں شفقت سے لبریز واقعہ حدیث مبارکہ کی رو سے ملاحظہ فرمائیں۔

[34] بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، صحیح بخاری، کتاب الآذان، باب: من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ، رقم الحدیث

[35] صحیح بخاری، رقم الحدیث 1409

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

"عَنْ أَبِي قَتَادَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ فِي الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ وَقَدْ دَعَاهُ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ بِنْتُ ابْنَتِهِ عَلَى عُنُقِهِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُصَلَّاهُ وَقُمْنَا خَلْفَهُ وَهِيَ فِي مَكَانِهَا الَّذِي هِيَ فِيهِ، قَالَ: فَكَبَّرَ، فَكَبَّرْنَا، قَالَ: حَتَّى إِذَا أَرَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْكَعَ أَخَذَهَا فَوَضَعَهَا، ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ، ثُمَّ قَامَ أَخَذَهَا فَرَدَّهَا فِي مَكَانِهَا، فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ بِهَا ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔"[36]

"حضرت ابو قتادہ صحابی رسول ﷺ سے مروی ہے ، وہ کہتے ہیں کہ ایک بار ہم نماز کے لیے رسول اللہ ﷺ کا انتظار کر رہے تھے ، نماز ظہر کی تھی یا عصر کی ۔ اور حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ نے آپ کو نماز کے لیے بلایا ۔ جب آپ تشریف لائے تو امامہ بنت ابی العاص یعنی آپ کی صاحبزادی) حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھا (کی بیٹی آپ کی گردن پر تھی ۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے جب کہ وہ بچی اپنی اسی جگہ پر تھی) یعنی آپ ﷺ کی گردن پر ۔ (آپ نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی تکبیر کہی ۔ حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے رکوع کرنا چاہا تو اسے پکڑ کر بٹھا دیا ، پھر رکوع کیا اور سجدہ کیا ۔ جب آپ اپنے سجدے سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہوئے تو اسے پھر گردن) کندھے (پر بٹھا لیا ۔ رسول اللہ ﷺ ہر رکعت میں ایسے ہی کرتے رہے ، حتیٰ کہ اپنی نماز سے فارغ ہو گئے ۔"

تعمیرِ شخصیت میں بچوں پر شفقت کے اثرات

- انسان کے اندر رحمدلی اور نرم مزاجی پیدا ہوتی ہے۔
- برداشت اور صبر کی عادت مضبوط ہوتی ہے۔
- محبت اور حسنِ اخلاق کے اوصاف پروان چڑھتے ہیں۔
- معاشرے میں رحم اور اخوت کا ماحول قائم ہوتا ہے۔
- بچوں کی متوازن ذہنی اور اخلاقی تربیت ہوتی ہے۔

۸۔ تعمیرِ شخصیت اور نرمی سے پیش آنا:

اسلامی تعلیمات کے مطابق خوش اخلاقی اور نرمی تعمیر شخصیت کا بنیادی عنصر ہے۔ ایک اچھے انسان کی شخصیت کی پہچان اس کا دوسروں سے نرمی والا رویہ، محبت اور حکمت سے پیش آنے سے ہے۔ انسان کی سوچ، کردار اور رویہ تعمیر شخصیت میں بنیادی کردار ادا کر سکتا ہے ، کیوں کہ نرمی والی چیز خوب صورتی کا باعث بنتی ہے۔ چناں خاتم النبیین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔

"قَالَ إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ ۔"[37]

[36] ابن داؤد، سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب العمل فی الصلاۃ، رقم الحدیث 920

[37] صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، رقم الحدیث 2165

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

"حضرت عائشہ صدیقہ رَضیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنھا سے ، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا : نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اس کو زینت بخش دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نرمی نکال دی جاتی ہے اسے بدصورت کر دیتی ہے ۔""

انسان کے کردار سازی میں نرمی کا اثر یہ ہو گا کہ لوگوں کے درمیان محبت و اعتماد پیدا ہو گا، آپس کے اختلافات ختم ہو جائیں گے۔ غصہ اور سختی پر قابو پانے میں مدد ملے گی اور انسان دوسروں کے لیے پسندیدہ اور قابل احترام بن جائے گا۔ آج کے دور میں تعمیر شخصیت میں نرمی محض اخلاقی وصف نہیں ہے بلکہ معاشرے کی ایک عملی ضرورت ہے۔ نرمی کے باعث انسان نہ صرف اپنی ذات کو بہتر بناتا ہے بلکہ معاشرے میں امن، محبت اور باہمی احترام کے فروغ کا سبب بنتا ہے۔

۹۔ تعمیر شخصیت اور ظلم کی مذمت:

اسلام میں جہاں تعمیر شخصیت میں عدل و انصاف، اخوت و مساوات اور حسن اخلاق کو بنیادی حیثیت حاصل ہے وہاں ظلم کو ایسی بُرائی قرار دیا ہے جو فرد اور معاشرے کی تباہی و بربادی کا باعث بنتا ہے۔ ایک متوازن اور صالح شخصیت کی بنیاد اس بات پر قائم ہے کہ حقوق و فرائض کی ادائی میں کسی پر ظلم و زیادتی نہ کرے کیوں کہ دل کی سختی نفرت اور بے انصافی کی راہیں ہموار کرتی ہے۔ ظلم کی مذمت بیان کرتے ہوئے خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا۔

"اتَّقُوا الظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔"[38]

"ظلم سے بچو، کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیروں کا سبب ہوگا۔"

۱۰۔ تعمیر شخصیت اور صلہ رحمی:

اسلامی تعلیمات میں صلہ رحمی کو اعلیٰ اخلاق اور نیک شخصیت کی بنیادی خصوصیت میں شمار کیا جاتا ہے۔ ایک متوازن اور باکردار شخص میں معاشرتی ذمہ داری، محبت، ہمدردی اور خاندانی تعلقات کی حفاظت کا جذبہ موجود ہوتا ہے وہاں صلہ رحمی معاشرے میں محبت و اخوت، اتحاد اور باہمی تعاون کو فروغ دیتی ہے۔ خَاتَمُ النَّبِيِّيْن صَلَّی اللہُ عَلَيْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صلہ رحمی کی اہمیت کو یوں بیان فرمایا۔

"مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔"[39]

"جو شخص یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو، اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔"

[38] صحیح مسلم، رقم الحدیث 2578

[39] صحیح بخاری، رقم الحدیث 5986، صحیح مسلم، رقم الحدیث 2557

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

تعمیر شخصیت میں صلہ رحمی کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ خاندانی تعلقات مضبوط بنیادوں پر استوار ہوں گے اور انسان میں ذمہ داری اور ایثار کا جذبہ پروان چڑھے گا۔ جس سے اخلاقی وروحانی شخصیت میں نکھار پیدا ہوگا۔

۱۱۔ تعمیر شخصیت اور اخلاق کی اہمیت:

انسان کی حقیقی پہچان اس کے ظاہری حسن وجمال، مال ودولت یا عہدہ ومنصب سے نہیں ہوتی بلکہ اس کے اخلاق وکردار اور طرز معاشرت سے ہوتی ہے۔ اچھے اخلاق تعمیر شخصیت میں مقبولیت کا باعث بنتے ہیں جب کہ بُرے اخلاق فرد اور معاشرے کے لیے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں۔ اچھے اخلاق کی فضیلت و اہمیت بیان کرتے ہوئے خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔

"إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا۔"[40]

"تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔"

۱۲۔ تعمیر شخصیت اور شکر بجالانے کا جذبہ:

انسان کے کردار سازی میں شکر ایک عظیم اخلاقی وروحانی وصف ہے۔ شکر کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کا اعتراف دل، زبان اور عمل سے کرے۔ اور یہی وصف انسان میں بھی ہونا چاہیے تاکہ وہ دوسرے انسان کا شکر ادا کرکے اللہ تعالیٰ کے شکر کا مستحق بنے۔ شکر کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے خَاتَمُ النَّبِيّن صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا۔

"مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ لَا يَشْكُرُ اللَّهَ۔"[41]

"جو لوگوں کا شکر یہ ادا نہ کرے وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرے گا۔"

تعمیر شخصیت میں انسان میں قناعت اور اطمینان قلب پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی قدر پیدا ہوتی ہے جس سے انسان کے اخلاق اور روحانی شخصیت میں نکھار پیدا ہوتا ہے۔

[40] جامع ترمذی، رقم الحدیث 2018
[41] جامع الترمذی، رقم الحدیث 1954

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

۱۳۔تعمیر شخصیت اور غصہ کی مذمت:

تعمیر شخصیت میں صبر، برداشت، حلم اور حسنِ اخلاق کو بنیادی اوصاف ہیں جب کہ بے جا غصہ اور جذبات پر قابو نہ رکھنا شخصیت کی کمزوری ہے۔ اگرچہ غصہ ایک فطری جذبہ ہے، لیکن اس کا غلط استعمال انسان کے اخلاق، تعلقات اور کردار پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے غصے پر قابو پانے اور بردباری اختیار کرنے کی تعلیم دی ہے۔ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم مجھے وصیت فرمائے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا لَاتَغْضَبْ[42] غصہ نہ کرو تو ان کے بار بار اصرار پر انہیں یہی فرمایا۔

ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا۔

"لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔"[43]

"طاقتور وہ نہیں جو کشتی میں دوسرے کو گرا دے، بلکہ حقیقی طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔"

۱۴۔تعمیر شخصیت اور صدقہ و خیرات:

صدقہ و خیرات صرف مال خرچ کرکے مدد کرنے کا نام نہیں بلکہ یہ انسان میں ہمدردی و ایثار اور سخاوت کے جذبات پیدا کرتا ہے۔جہاں صدقہ و خیرات کرنے سے دوسروں کی ضروریات اور مشکلات کا احساس ہوتا ہے وہاں خود غرضی اور بخل جیسی بُرائیوں سے دور ہوتا ہے۔صدقہ و خیرات کرنے سے مال میں برکت ہوتی ہے،مال میں اضافہ ہوتا ہے یہاں تک کہ صدقہ مال کو کم نہیں کرتا۔[44]

ایک اور حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا۔

"اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ۔"[45]

"جہنم سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی (صدقہ کرنا پڑے)۔"

[42] صحیح بخاری، رقم الحدیث 6116

[43] صحیح بخاری، رقم الحدیث 6114، صحیح مسلم، رقم الحدیث 2609

[44] صحیح مسلم، رقم الحدیث 2588

[45] صحیح بخاری، رقم الحدیث 1417، صحیح مسلم، رقم الحدیث 1016

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

۱۵۔ تعمیر شخصیت اور تقدیسِ نسواں:

اسلام میں خواتین کے مقام و مرتبے کو بلند کرتے ہوئے انہیں حقِ جائیداد، حق خلع، جیسے حقوق عطا کرتے ہوئے اس کے ساتھ حسن سلوک اور نرمی والے معاملہ کرنے کو صالح شخصی کی علامت قرار دی ہے۔ تعمیر شخصیت میں عورت کا کردار مثالی اور بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ اسلام نے عورت کو ماں، بہن، بیٹی اور بیوی کی حیثیت سے عزت بھی دی اور حقوق بھی عطا کیے۔ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم و تربیت اور کردار سازی پر خصوصی توجہ فرمائی۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا علمی اور فقہی مسائل میں رہنمائی فرماتی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ فرماتے ہیں کہ

"مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا ۔"[46]

"ہم اصحاب رسول اللہ ﷺ پر جب بھی کوئی حدیث مشکل ہوتی اور ہم نے اس کے بارے میں عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھَا سے پوچھا تو ہمیں ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی جانکاری ضرور ملی ۔"

تعمیر شخصیت میں تقدیس نسواں کے اثرات درج ذیل ہیں:

- انسان میں احترام انسانیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- اخلاق اور کردار میں شائستگی پیدا ہوتی ہے۔
- خاندان میں محبت اور سکون کا ماحول قائم ہوتا ہے۔
- معاشرے میں عدل اور باہمی احترام کو فروغ ملتا ہے۔
- ذمہ داری اور حسنِ معاشرت کی صفات پیدا ہوتی ہیں۔

خلاصۂ بحث:

1. تزکیۂ نفس انسانی شخصیت کی اصلاح اور باطنی پاکیزگی کا بنیادی ذریعہ ہے۔
2. مؤمنین کی صفات انسان کے اندر تقویٰ، صبر، اخلاص اور حسنِ کردار پیدا کرتی ہیں۔
3. حسنِ سلوک انسان کے اخلاق کو سنوارتا اور معاشرتی تعلقات کو مضبوط بناتا ہے۔
4. عہد و پیمان کی پابندی انسان میں دیانت، ذمہ داری اور اعتماد پیدا کرتی ہے۔
5. حکمت اور اچھے انداز میں دعوت دینے سے مثبت معاشرتی تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔
6. سلام کا جواب دینے سے محبت، اخوت اور باہمی احترام کے جذبات فروغ پاتے ہیں۔
7. ناحق مال حاصل کرنے سے اجتناب انسان میں امانت و دیانت کی صفات پیدا کرتا ہے۔

[46] جامع الترمذی، رقم الحدیث 3883

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 6 Issue 6 | June 2026
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
June 30, 2026

8. استیذان کے اصول دوسروں کے حقوق، عزت اور نجی زندگی کے احترام کا شعور دیتے ہیں۔
9. گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کہنے سے محبت اور برکت کا ماحول قائم ہوتا ہے۔
10. بدگمانی اور وہم و گمان سے بچنا معاشرے میں اعتماد اور حسنِ ظن کو فروغ دیتا ہے۔
11. جھوٹی افواہیں پھیلانے سے اجتناب معاشرتی فساد اور بداعتمادی سے حفاظت کرتا ہے۔
12. احترام انسانیت انسان کے اندر ہمدردی، عدل اور مساوات کے جذبات پیدا کرتا ہے۔
13. حق کو چھپانے سے بچنا سچائی، امانت اور انصاف کی حفاظت کا سبب بنتا ہے۔
14. فحاشی سے دوری انسان کے کردار، اخلاق اور معاشرتی پاکیزگی کی حفاظت کرتی ہے۔
15. مذہبی تعصب سے اجتناب انسان میں رواداری، اعتدال اور باہمی احترام پیدا کرتا ہے۔
16. قرآنِ مجید کی تعلیمات کے مطابق اعلیٰ اخلاق اور پاکیزہ کردار ایک مثالی شخصیت کی تعمیر میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔
17. ان اسلامی اصولوں پر عمل فرد اور معاشرے کی اصلاح اور فلاح کا ذریعہ بنتا ہے۔
18. اسلام انسانی شخصیت کی متوازن، اخلاقی اور روحانی تعمیر پر زور دیتا ہے۔
19. جائز حسد (غبطہ) انسان کے اندر نیکی اور ترقی کا مثبت جذبہ پیدا کرتا ہے۔
20. بچوں پر شفقت انسان میں رحمدلی، محبت اور حسنِ اخلاق کو فروغ دیتی ہے۔
21. نرمی اور خوش اخلاقی انسانی تعلقات کو مضبوط اور شخصیت کو پرکشش بناتی ہے۔
22. ظلم سے اجتناب انسان کے اندر عدل، انصاف اور حقوق کی پاسداری پیدا کرتا ہے۔
23. صلہ رحمی خاندانی روابط کو مضبوط اور معاشرتی ہم آہنگی کو بہتر بناتی ہے۔
24. حسنِ اخلاق شخصیت کی اصل بنیاد اور کامیاب زندگی کا اہم ذریعہ ہے۔
25. شکر گزاری انسان میں قناعت، مثبت سوچ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر پیدا کرتی ہے۔
26. غصے پر قابو پانا صبر، برداشت اور ذہنی توازن کی علامت ہے۔
27. صدقہ و خیرات ایثار، ہمدردی اور سماجی ذمہ داری کے جذبات کو مضبوط کرتے ہیں۔
28. تقدیسِ نسواں عورت کے احترام، حقوق کے تحفظ اور بہتر معاشرتی نظام کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔
29. اسلامی تعلیمات کے مطابق اعلیٰ کردار اور مثبت اوصاف ایک مثالی شخصیت کی تشکیل میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔
30. ان تعلیمات پر عمل سے فرد اور معاشرہ دونوں امن، محبت اور خیر کے راستے پر گامزن ہوتے ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY